

47643-کیا ایک دن کی اقامت والا مسافر جم جم اور قصر کرے گا؟

سوال

میں اپنے والد کے ساتھ سفر پر گیا اور ایک دن رہنے کے بعد واپس آگئے کیا اس دن ہم نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کریں یا کہ جمع نہیں بلکہ قصر کریں گے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اہل علم رحمہم اللہ قصر کرنے کی مدت میں اختلاف ہے اگر محدود مدت کا قیام ہو تو قصر و گرنہ نماز پوری ادا کرنا ہو گی اس میں میں بہت سے اقوال ہیں : مذاہب اربعہ کے مطابق اگر مسافر کی مدت اقامت تین یوں ہو تو وہ سفر کی رخصت پر عمل کر سکتا ہے۔

ابن رشد رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور ان کا اس مدت اقامت میں اختلاف جس میں مسافر نماز قصر کر سکتا ہے بہت زیادہ ہے، اس میں ابو عمر یعنی ابن عبد البر رحمہم اللہ نے تقریباً گیارہ اقوال بیان کیے ہیں، لیکن ان میں سے مشوروں ہیں جن پر فتحاء امصار ہیں اور اس میں ان فتحاء کے تین اقوال ہیں :

پہلا قول :

امام بالک اور امام اشافعی رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسافر چار یوں کے قیام کا عزم کرے تو وہ نماز پوری ادا کرے گا۔

دوسرा قول :

امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب وہ پندرہ یوں کی اقامت کا ارادہ رکھے تو نماز پوری ادا کرے گا۔

تیسرا قول :

امام احمد اور داود رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر وہ چار یوں سے زیادہ اقامت کا ارادہ کرے تو نماز پوری ادا کرے گا۔

اس میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ : شرع اس معاملہ میں ساکت ہے، اور تحدید پر قیاس سب کے ہاں ضعیف ہے، اسی لیے یہ سب اس پر مائل ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کے لیے ان احوال سے استدلال کیا ہے جو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کہ آپ نے اس مدت قیام میں نماز قصر کی، یا پھر اسے مسافر کا حکم بنایا۔

دیکھیں : بدایۃ الجہد (122-123)۔

اس بنا پر صورت مسئولہ میں ایک روز مدت قیام میں نماز قصر کرنے کے متعلق آئندہ کرام کا کوئی اختلاف نہیں۔

رہنماییں جمع کرنے کا مسئلہ: اگر تو وہ راستے میں ہے تو اس کے لیے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء جمع کرنا افضل ہے یا تو جمع تقدیم کرے یا پھر جمع تائیرا سے جس میں آسانی ہو کر سنتا ہے۔

اور اگر وہ پڑاؤال چکا ہے (مثلاً جو شخص اپنی منزل پر بیچ گیا ہو یا پھر کچھ دیر آرام کرنے کے لیے راستے میں اتر ہو) تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ نمازیں جمع نہ کرے، اور اگر جمع کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دونوں طرح ہی جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

قولہ: "فِي سَفَرٍ قَصْرٍ" قصر کے سفر میں، اس کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، چاہے وہ راستے میں ہو یا پڑاؤکر چکا ہو، اور علماء کرام کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے۔

ان میں سے کچھ کا کہنا ہے کہ: مسافر کے لیے اس وقت نمازیں جمع کرنی جائز ہو گی جب وہ چل رہا ہو، نہ کہ پڑاؤکی حالت میں ہو۔
انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ:

"نَبِيُّكُرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَ سَفَرٍ مِّنْ چَلْ رَبَّهُ بَوَتَةً تُوْنَمازِيْنَ جَمِعَ كَرَتَهُ"

اور اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب الوداع کے موقع پر منی میں نمازیں جمع نہیں کیں، کیونکہ آپ پڑاؤکی حالت میں تھے، وگرنہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے؛ اس لیے کہ آپ نماز قصر کر رہے تھے...۔

دوسراؤں :

مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، چاہے وہ سفر میں ہو یا پڑاؤکر چکا ہو۔

انہوں درج ذیل امور سے استدلال کیا ہے:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤکی حالت میں غزوہ تبوک کے موقع پر نمازیں جمع کی تھیں۔

2- صحیحین میں ابو محیض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرموٹ ہے کہ:

"جَبَ الْوَدَاعَ كَمَوْقِعٍ پَرْ نَبِيُّكُرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَ إِلَيْهِ الْبَطْحَ مِنْ پَرْدَاوِكَيَا، أَيْكَ رُوزَ آپَ سرخِ جَبَہَ پَسْنَنَےَ ہوَتَ نَلَکَهُ اُولَوْگُونَ کَوْظَرَ اَوْ عَصَرَ کَنَازَدَوْ دَوْرَ کَعَتَ پَرْهَانَیٰ"

ان کا کہنا ہے کہ جدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ دونوں نمازیں جمع کی گئی تھیں۔

3- درج ذیل حدیث ابن عباس کا عموم:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں مدینہ میں بغیر کی خوف اور بارش کے جمع کیں"

4- جب بارش وغیرہ کے لیے جمع کرنا جائز ہے، تو سفر کی وجہ سے بالا لوی جمع کرنا جائز ہے۔

5- مسافر کے لیے ہر نمازو وقت میں ادا کرنے پر مشقت ہے، یا تو تھکاوٹ کی بنا پر یا پھر پانی کی قلت کے باعث یا کسی اور سبب سے اور صحیح یہ ہے کہ مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، لیکن جو سفر میں ہے اس کے لیے مستحب اور جو پڑا اور کچھ کا ہے اس کے جائز ہے مستحب نہیں، اگر جمع کر لے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر جمع نہ کرے تو یہ افضل ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (387/4-390).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (50312) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔